Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل یبدہ یؤتیہ من یشاء وعسیٰ ان تحبوا شیئا وھو شر لکم

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۵ پیسے

جلد ۳۹ | ۱۶ جمادی الثانی ۱۴۰۱ھ | ۲۲ شہادت ۱۳۶۰ ہش | ۲۲ اپریل ۱۹۸۱ء | نمبر ۹۰

نظام سلسلہ کو کسی کے متعلق اطلاع دینا غیبت نہیں

حضور ایدہ اللہ

مجلسوں میں کسی کے عیب بیان کرنا اور گپیں مارنا غیبت ہے

بہشتی مقبرہ کے بارے میں تجاویز پر بحث کے دوران سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

(۶۲ ویں مجلس مشاورت ۱۹۸۱ء ۔ تیسرا دن پہلا اجلاس)

قسط نمبر ۹

تجویز ۴

اس کے بعد محترم چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب صدر سب کمیٹی شوریٰ نظارت بہشتی مقبرہ نے ایجنڈا کی تجویز ۴ کی شق نمبر ۱ پڑھ کر سنائی جو یہ ہے۔

۱۔ مجوزہ ترمیم شدہ قاعدہ ۴۲۷ ۔

"موصیان کے لئے ضروری ہوگا کہ ہر سال اپنے فارم اصل آمد میں یہ اندراج کریں کہ ان کی جائیداد میں فارم پُر کرنے تک کیا کمی یا بیشی ہوئی ہے۔ جس جائیداد کا ذکر وہ پہلے کر چکے ہوں اسے دہرانے کی ضرورت نہیں۔ یہ ذکر کرنا ضروری ہوگا کہ جائیداد میں کمی یا بیشی کس طریق پر ہوئی ہے۔"

(نوٹ:۔ موجودہ قاعدہ ۴۲۷ میں جائیداد کی تفصیل دینے کی میعاد پانچ سال ہے۔)

سب کمیٹی نے اس ترمیم شدہ قاعدہ کو کچھ لفظی تبدیلی کے ساتھ منظور کئے جانے کی سفارش کی جس کے بعد اسی قاعدہ ۴۲۷ کے الفاظ درج ذیل ہوں گے۔

"موصیان کے لئے ضروری ہوگا کہ ہر سال اپنے فارم اصل آمد میں یہ اندراج کریں کہ ان کی جائیداد میں دوران سال گزشتہ کیا کمی یا بیشی ہوئی ہے۔ جس جائیداد کا ذکر وہ پہلے کر چکے ہوں اسے دوہرانے کی ضرورت نہیں۔"

محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر نے سب کمیٹی کی سفارش کے متعلق اپنی رائے کا اظہار فرمایا۔ اور اس کے بعد آپ کے ارشاد پر مندرجہ ذیل نمائندگان شوریٰ نے سب کمیٹی کی تجویز کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

مکرم شیخ محمد حنیف صاحب گوئٹہ
مکرم مرزا عبدالحق صاحب سرگودھا
مکرم اکرام اللہ صاحب ملتان
محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ربوہ
محترم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے سیکرٹری سب کمیٹی اور محترم مجیب الرحمٰن صاحب ممبر سب کمیٹی نے سب کمیٹی کی تجویز کی وضاحت کی۔

دوران بحث حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اجلاس میں تشریف لے آئے۔ بحث کے دوران مرکز کو موصیان کے بارے میں رپورٹ بھجوانے کے سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:۔

"نظام سلسلہ کو کسی کے متعلق اطلاع دینا غیبت نہیں۔ ہاں مجلسوں میں کسی کے عیب کا ذکر کرنا اور گپیں مارنا غیبت ہے۔"

محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر نے فرمایا جس شکل میں سب کمیٹی نے تجویز منظور کی ہے۔ جو نمائندگان اس کے حق میں ہوں وہ کھڑے ہو جائیں۔ چنانچہ سب نمائندگان نے کھڑے ہو کر بالاتفاق سب کمیٹی شوریٰ کی سفارش کے حق میں اپنی رائے کا اظہار فرمایا۔

اس کے بعد مکرم چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب نے اس تجویز کی شق نمبر ۲ جو ایجنڈا میں درج ہے پڑھ کر سنائی جو یہ ہے۔

مجوزہ ترمیم شدہ قاعدہ ۴۲۵

"ہر جماعت میں امیر صاحب / صدر صاحبہ موصیان اور دو موصی حضرات پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دیں گے جو اس امر کی نگرانی کرے گی۔ نیز امیر / صدر کے توسط سے ہر سال کے شروع میں مرکز کو رپورٹ کرے گی کہ جہاں تک انسانی معلومات کا تعلق ہے۔ حسب فہرست منسلکہ تمام موصیان اور موصیات شرائط وصیت کو پورا کر رہے ہیں بصورت دیگر ہر موصی / موصیہ کے متعلق جو شرائط وصیت کو پورا نہ کر رہے ہوں اپنی علیحدہ رائے رپورٹ بتوسط امیر / صدر مقامی مرکزی مجلس کارپرداز

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

اخبار احمدیہ

۔۔ ربوہ ۱۹ شہادت / اپریل۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت قلوکی و تیسہ سے تاساز ہے۔

احباب کرام خصوصی التزام توجہ اور درد دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ مشافی مطلق کے آستانے پر جھکے رہیں کہ وہ معبود حقیقی ہمارے جان سے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کو جلد از جلد بیماری سے نجات دے۔ آپ کو دن رات تندہی کے ساتھ عالمگیر مقاصد سنیہ کے حصول کے لئے کام کرتے چلے جانے کی توفیق عطا کرتا رہے۔ اور اپنی تائید سے نوازے آمین۔

۔۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کمزوری ہو جانے کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس بابرکت وجود پر اپنی رحمتیں نازل کرے صحت یابی عطا کرے اور لمبی بابرکت عمر کرے آمین

حضور ایدہ اللہ سے ملاقات کے سلسلہ میں

ضروری اعلان

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ بعض مصروفیات کی وجہ سے تا اطلاع ثانی ہر قسم کی ملاقات بند رہے گی امراء صاحبان احباب جماعت کو اطلاع کروا دیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سعید محمد الٰہی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ
الفضل

۱۵ جمادی الثانی ۱۴۰۱ھ

۲۱ شہادت ۱۳۶۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آج — اور ہر وقت کام آنیوالی نصیحت

جماعت احمدیہ کا ایک بہت بڑا اور نمایاں امتیاز اس کی قومی اور اجتماعی عادت میں ایک اہم خلق کی پیروی ہے۔ یہ خلق عاجزی اور مسکینی اور غریبی ہے۔ جماعت احمدیہ جن نظریات کا پرچار کرتی ہے اور قرآن کریم کے جن اصولوں پر اپنی زندگی کی عمارت استوار کرنا چاہتی ہے اس میں تکبر یا رعونت کا کوئی گذر ہی نہیں۔ بلکہ اس جماعت کے نظریات میں عاجزی و مسکینی کا لفظ بطور ماٹو شامل ہے۔ ارشاد ہے۔

"سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ۔" (کشتی نوح ص۱۰)

یعنی عاجزی اور مسکینی میں اس مقام پر پہنچ جاؤ کہ تمہاری حالت دیکھ کر لوگ یہ سمجھیں کہ یہی شخص سب سے زیادہ مجرم اور قصوروار ہے باوجودیکہ تم سچے ہو اور تمہیں اپنی سچائی پر پہاڑوں کی سچائی سے زیادہ یقین ہے۔ لیکن تمہارا عاجزانہ مقام یہ ہو کہ تم ادنیٰ مسکینوں کی طرح عاجزی سے کلام کرو۔ خاکساری کا مظاہرہ کرو۔ انکساری دکھاؤ۔ کوئی بڑا بول کوئی اونچی بات کوئی شیخی کوئی ڈینگ تمہارے منہ سے نہ نکلے۔ تم اپنی سچائی کا بھی دفاع کرو عاجزی اور خاموشی کے ساتھ۔ اور

"ایسا دل پیدا کرو جو غریب اور مسکین ہو اور بغیر چون و چرا کے حکموں کو ماننے والے ہو جاؤ۔ جیسا کہ بچہ اپنی والدہ کی باتوں کو مانتا ہے۔"

(ازالہ اوہام ص۴۴۸)

کتنی اچھی مثال ہے کہ اپنی حالت گرگ باراں دیدہ بوڑھے کی طرح نہ بناؤ۔ اور بات بات پر کٹ حجتی اور بحث سے کام نہ لو بلکہ خاموشی سے بلا تامل احکام قرآنی کو اپنے اوپر وارد کرو اور نظام سلسلہ کے خادم اور اطاعت گذار بنو۔

جماعت احمدیہ کے نزدیک ہر برائی اور شر قابل مقابلہ نہیں ہوتا۔ بہت سی باتیں ایسی ہوتی ہیں جن کا جواب صرف عفو اور درگذر سے ہی دیا جا سکتا ہے۔ بہت سے شر ایسے ہوتے ہیں کہ جن کو لڑنے سے فتنہ بڑھتا ہے اور زیادہ نقصان رسانی کا سبب بنتا ہے اور بہت سی باتیں اور شیطان کے غرور اور تکبر کے پہلو ایسے ہوتے ہیں جن کا جواب صرف عاجزی ہی دینا ہوتا ہے اور یہی عاجزی خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑکانے کا باعث بنتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی قہری تجلی سے ناگہاں دیکھتے ہی دیکھتے کسی ایسی طرف سے آتا ہے جس کا گمان اور تک بھی نہیں ہوتا اور ان دو احدیں شیطان کا سر پیس کر رکھ دیتا ہے۔ اور ظلم و جبر ختم کر کے اپنے پاک اور پیارے بندوں کی مدد کرتا ہے۔

جماعت احمدیہ کے لٹریچر کے دامن میں ایسی بہت سی عبارات بے شمار تحریرات اور کتابیں صفحات بھری پڑی ہیں۔ جن کا علم ہونا اور جن پر کاربند ہونا ہمیشہ کے لئے ضروری ہے۔ آج بھی ضروری ہے اسی طرح جس طرح کل ضروری تھا۔ اور یہ سلسلہ یونہی چلتا چلا جاتا ہے۔ اس دور کے حکم و عدل کا ارشاد بابرکات ملاحظہ ہو۔ فرماتے ہیں:۔

"میری جماعت میں سے ہر ایک فرد پر لازم ہوگا کہ ان تمام وصیتوں کے کاربند ہوں۔ اور چاہیئے کہ تمہاری مجلسوں میں کوئی ناپاکی اور ٹھٹھے اور ہنسی کا مشغلہ نہ ہو۔ اور نیک دل اور پاک طبع اور پاک خیال ہو کر زمین پر چلو اور یاد رکھو ہر ایک شر مقابلہ کے لائق نہیں۔ اس لئے لازم ہے کہ اکثر اوقات عفو اور درگذر کی عادت ڈالو اور صبر اور حلم سے کام لو۔ اور کسی پر ناجائز طریق سے حملہ نہ کرو۔ اور جذبات نفس کو دبائے رکھو۔ اگر کوئی بحث کرو یا کوئی مذہبی گفتگو ہو تو نرم الفاظ اور مہذبانہ طریق سے کرو۔ اور اگر کوئی جہالت سے پیش آوے تو سلام کہکر ایسی مجلس سے جلد اٹھ جاؤ۔ اگر تم ستائے جاؤ اور گالیاں دیئے جاؤ اور تمہارے حق میں برے برے لفظ کہے جائیں تو ہشیار ہو کہ سفاہت کا سفاہت کے ساتھ تمہارا مقابلہ نہ ہو۔ ورنہ تم بھی ویسے ہی ٹھہرو گے جیسا کہ وہ ہیں۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں ایک ایسی جماعت بنا دے کہ تم تمام دنیا کے لئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو۔ سو اپنے درمیان سے جلد ایسے شخص کو نکالو جو بدی اور شرارت اور فتنہ انگیزی اور بدنفسی کا نمونہ ہے۔ جو شخص ہماری جماعت میں غربت اور نیکی اور پرہیزگاری اور حلم اور نرم زبانی اور نیک مزاجی اور نیک چلنی کے ساتھ رہ نہیں سکتا وہ جلد ہم سے جدا ہو جائے گا۔ کیونکہ ہمارا خدا نہیں چاہتا کہ ایسا شخص ہم میں رہے۔ اور یقیناً وہ بدبختی میں مرے گا کیونکہ اس نے نیک راہ کو اختیار نہ کیا۔ سو تم ہوشیار ہو جاؤ اور واقعی نیک دل اور غریب مزاج اور راستباز بن جاؤ۔ تم پنجوقتہ نماز اور اخلاقی حالت سے شناخت کئے جاؤ گے اور جس میں بدی کا بیج ہے وہ اس نصیحت پر قائم نہیں رہ سکے گا۔"

(تبلیغ رسالت جلد ہفتم ص۲۳)

اے خدا اے کارساز و قادر مطلق خدا ہماری مشکلات دور فرما۔ اور ہمیں توفیق دے کہ ہم صبر اور عاجزی کے ساتھ تیری رضا کی راہوں پر قدم ماریں اور کبھی بھی جادۂ حق اور قرآنی راہ سے دور ہٹنے والے نہ ہوں۔ آمین۔

بحرِ حکمت کے موتی جوامع الکلم جواہر الکلام

خدا کا قانون ہے کہ جو گناہ کرے وہ توبہ کر کے بخشا جائیگا

جیسے گناہ نفوس ناقصہ کا خاصہ ہے اسی طرح مغفرت اور رحم خدا کا ازلی خاصہ ہے

ارشاد باری تعالیٰ۔

اَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ۔ (ہود:۳)

ترجمہ:۔ تم اپنے رب سے بخشش مانگو (اور) اس کی طرف (سچا) رجوع کرو۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ۔

(ابن ماجہ)

ترجمہ:۔ ابو عبیدہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ گناہ سے توبہ کرنیوالا شخص ایسا ہوتا ہے کہ گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔

ملفوظات

"جیسے لغزش اور گناہ نفوس ناقصہ کا خاصہ ہے جو ان سے سرزد ہوتا ہے۔ اس کے مقابلہ پر خدا کا ازلی اور ابدی خاصہ مغفرت و رحم ہے اور اپنی ذات میں وہ غفور و رحیم ہے یعنی اس کی مغفرت سرسری اور اتفاقی نہیں بلکہ وہ اسکی ذات قدیم کی صفت قدیم ہے جس کو وہ دوست رکھتا ہے اور جو ہر قابل پر اس کا فیضان چاہتا ہے۔ یعنی جب کبھی کوئی بشر بروقت صدور لغزش و گناہ بہ ندامت و توبہ خدا کی طرف رجوع کرے تو وہ خدا کے نزدیک اس قابل ہو جاتا ہے کہ رحمت اور مغفرت کے ساتھ خدا اس کی طرف رجوع کرے۔ ..... پس خدا کا قانون قدرت یہ نہیں ہے کہ جو ٹھوکر کھانے والی طبیعتیں ہیں وہ ٹھوکر نہ کھاویں یا جو لوگ قوائے بہیمیہ یا غضبیہ کے مغلوب ہیں انکی فطرت بدلی جاوے بلکہ اس کا قانون جو قدیم سے بندھا چلا آتا ہے یہی ہے کہ ناقص لوگ جو بمقتضائے اپنے ذاتی نقصان کے گناہ کریں وہ توبہ اور استغفار کر کے بخشے جائیں۔"

(براہین احمدیہ ص۱۷۵-۱۷۶ حاشیہ نمبر۱۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط ۲

جامعہ احمدیہ میں کیوں؟

(مکرم شیخ نصیر الدین صاحب سابق مبلغ سیرالیون نائیجیریا و زمبیا)

اُدھر ایک مبلغ کی زندگی کے بارے میں خاکسار کو نائیجیریا میں ایک پاکستانی چیف انجینئر مکرم عبد القیوم صاحب کی بات یاد آجاتی ہے۔ جو یوں تھی۔

"پاکستان میں میری ایک صاحب حیثیت احمدی نوجوان سے گہری دوستی تھی۔ ہمارا ایک دوسرے کے گھر میں آنا جانا رہتا تھا ایک مرتبہ میں ان کے پاس اُن کے گھر میں بیٹھا تھا کہ کھڑکی میں سے دُور سے ایک پاریشن نوجوان اچکن زیب تن کئے انکے گھر کی طرف آتے نظر آئے۔ تو وہ اچانک بولے " لو وہ اچکن والا پھر آگیا اب اس سے کس طرح بچا جائے"

میں نے پریشانی کی وجہ پوچھی تو کہا " یہ ہماری جماعت کا مبلغ ہے یہ آکر کچھ وعظ کرے گا اور کچھ میری تربیت کے لئے اشاروں کنایوں میں باتیں کرے گا خود سب سے بڑھ کر یہ کہ کسی پرانے یا نئے چندے کی تحریک کرے گا۔ پس ڈاکٹر صاحب ایک مبلغ سے غیر تو غیر اپنے بھی بیزار ہو جاتے ہیں اور اُس سے مل کر دل میں سوچتے ہیں۔ کہ اِس سے کب اور کس طرح گلو خلاصی ہو۔ کیوں ڈاکٹر صاحب میں نے آپکے دل کی بات بھی کہہ دی نا۔؟

اس پر ڈاکٹر صاحب نے کہا " شیخ صاحب! اب کیا میں بھی بتا دوں کہ دل میں کیا سوچتا ہوں؟ میں کہتا ہوں کہ اگر میں دنیا میں دوبارہ آؤں تو خدا کرے مبلغ بن جاؤں سوچتا ہوں کہ ایک ڈاکٹر کی زندگی بھی کیا زندگی ہے۔ بسا اوقات مجھے ہسپتال میں متواتر ۴۸ گھنٹے اور کبھی ۷۲ گھنٹے ڈیوٹی دینی پڑتی ہے۔ اس دوران احساسات پر تناؤ کی کیفیت رہتی ہے کہ نہ جانے کس لمحہ کیا ہونے والا ہے اگر بدقسمتی سے کبھی زیر علاج مریض کی موت واقع ہو جائے تو ڈر ہوتا ہے کہ اخبارات میں خبر آجائے گی کہ فلاں ڈاکٹر کے تساہل اور بروقت توجہ نہ کرنے کی وجہ سے ایسا ہوا۔ اور اُدھر اتھارٹیز کی طرف سے سرزنش کا اندیشہ الگ رہتا ہے۔ اور پھر جب تین دن کی تھکاوٹ اور بے خوابی کے بعد کبھی رات کے بارہ بجے بھی گھر آکر لیٹتا ہوں تو کسی نہ کسی تعلق دار کا ٹیلیفون آجاتا کہ ڈاکٹر صاحب ذرا آئیں فلاں مریض کی حالت خراب ہے یا یہ کہ ہم ایک مریض کو آپکے پاس لے کر آرہے ہیں" اب ایک طرف اپنی ناگفتہ بہ حالت ہوتی ہے اور دوسری طرف تعلقات میں خلل اور ناراضگی کا اندیشہ اور سوچتا ہوں کہ اپنے وطن سے ہزارہا میل پر آکر ایسی بڑی تنخواہ کو کیا کرنا ہے جو سکون ہی چھین لے آپ کو تو لوگ میرے آگے پیچھے پھرتے نظر آتے ہیں اور میری بڑی عزت افزائی نظر آتی ہے۔ لیکن مجھے ان سب کی پیشانیوں پر لفظ "مطلب" لکھا نظر آتا ہے۔ اُدھر میں جب آپ کے ساتھ کسی کو خوش بیٹھا دیکھتا ہوں تو مجھے اُسکی پیشانی میں خلوص چمکتا نظر آتا ہے اور سچا لگاؤ اور سچی محبت نظر آتی ہے اور یہ خیال نہیں گذرتا کہ شائد وہ دل میں آپکو گالیاں یا بددعا دیتا ہو۔ مجھے تو آپ پر رشک آتا ہے کہ اطمینان کی زندگی بسر کرتے ہیں اور پُرسکون نیند کے مزے اُڑاتے ہیں اور کبھی آپکو ایسے سلوک سے واسطہ پڑے بھی جو فقیروں سے روا رکھا جاتا ہے۔ تو آپ کے پس منظر میں "خدا کی خاطر" احمدیت کے لئے، کے الفاظ یقیناً آپ کے دل و دماغ میں سرور و انبساط کی کیفیت پیدا کرتے ہوں گے (دنیا کمانے والوں کی طرح پس منظر میں پیٹ کی خاطر پیسے کی خاطر یا دنیاداری کی خاطر، جیسے الفاظ نہیں ہوتے) اور آپ کے جذبات کو اگر کوئی ٹھیس بھی پہنچتی ہے، تو اس کا تدارک اِس طرح بھی ہو جاتا۔ کہ آپ امام وقت کے نمائندے کے طور پر ملک کے بڑے سے بڑے آدمی یا بیرونی ملک کے سفیروں کے ساتھ بے تکلف جا بیٹھتے ہیں۔ ایسی توفیق تو ہزاروں میں سے کسی کو ملتی ہے اور ہم تقریباً ہر ایک سے یہی سنتے ہیں کہ واقفین زندگی میں سے کبھی کسی کو عام حالات میں بدحال و پریشان نہیں دیکھا گیا۔ خدا تعالیٰ ان دینی سپاہیوں کو صحت مند اور ذہین بچے عطا فرماتا ہے۔ اور ان کے لئے غیب سے آرام و آسائش اور سکون کے حالات پیدا کرتا ہے۔ واقفین کے مقابل دوسروں کو دیکھیں تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ سب کا مقصد سوائے پیسہ کمانے کے اور رزق کی تلاش کے سوا کچھ نہیں لیکن رزق تو اللہ تعالیٰ پتھر کے نیچے دبے ہوئے کیڑے کو بھی پہنچاتا ہے

محترم ڈاکٹر صاحب کی یہ محض کسر نفسی تھی وہ جماعتی کاموں میں پوری دلچسپی لیتے تھے اور ہر مشکل کے وقت کام آتے تھے اور دکھی انسانیت کی بے لوث خدمت کرنے میں اپنا سکون گنواتے تھے عاجز ان کے مقابل اپنے آپکو ہیچ سمجھتا تھا کیونکہ ثواب کے لحاظ سے وہ اپنے سے بہت بلند نظر آتے تھے اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور اپنی جناب سے روحانی و جسمانی ترقیات عطا فرماوے۔ آمین

پس جامعہ احمدیہ کے سوا ت سال کے پیچھے جو کچھ ہے اس کا دنیا والے اندازہ نہیں لگا سکتے ان کے پیچھے سکون اطمینان قلب، روحانی مسرت اور اور خلوص و محبت کا ایسا خزانہ ہے جس کے آگے کروڑوں کی دولت ہیچ ہے۔

جامعہ احمدیہ میں کیا ہے؟

اس کا جواب جامعہ احمدیہ میں آکر اور اس کی فضا میں کچھ وقت (یا عرصہ) گزارنے سے ہی مل سکتا ہے یہاں کے طلباء کے کھیلوں کے مقابلے۔ پیدل اور سائیکل سفر اور ہائیکنگ کی داستانیں اور سب سے بڑھ کر ان کے اردو۔ انگریزی اور عربی تقاریر کے مقابلے و دیگر علمی اور عملی سرگرمیاں سب جاذب نظر اور جاذب توجہ ہیں اور انمیں ایسی خوشبو اور کیفیت نمایاں ہوتی ہے کہ سب دیکھنے والے عش عش کرتے ہیں

اس کا کشادہ، اور خوبصورت ہوسٹل اور اس کے پہلو میں ایک سادہ اور خوبصورت مسجد اور اس کے سامنے وسیع و عریض کھیلوں کے میدان اور احاطہ جامعہ کے گیٹ میں داخل ہوتے ہی بائیں پہلو میں خالص دودھ دہی مٹھائی اور چائے مہیا کرنے والی ٹک شاپ یہ سب چیزیں یہاں کی یاد کو سرسبز و شاداب رکھتی ہیں۔ خاکسار نے لاہور میں متعدد ہائی سکولوں میں پڑھایا ہے اور نائیجیریا و سیرالیون کے سیکنڈری سکولوں میں بھی پڑھانے کا موقعہ ملا۔ لیکن جامعہ احمدیہ میں پڑھانے سے جو تجربہ اور تاثر اور لطف حاصل ہوا وہ اور کہیں نہیں ملا۔ سب پڑھنے اور پڑھانے والوں کا طریق کار اور انکی طرز بود و باش نمایاں طور پر سب سے مختلف ہے۔

نہ اس کے ماحول میں یونین کے الیکشن کا غل غپاڑہ ہے نہ اسکے امیدواروں کے ناموں اور عہدوں کی تشہیر کے لئے در و دیوار سیاہ کئے جاتے ہیں اور نہ ہی مطالبات، احتجاج اور ہڑتالوں کی گہما گہمی ہے۔

سب طالبعلم پُررونق چہروں کے ساتھ چاک و چوبند، درسی، تنظیمی سماجی اور فلاحی کاموں میں بڑھ چڑھ کر سرگرم عمل نظر آتے ہیں یہاں کی پُرنور فضا میں نہ کسی پارٹی بازی کا تصور ہے اور نہ جھگڑوں اور دشمنیوں کا کوئی دخل۔ یہاں آکر معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کا انسان صرف پیٹ کے لئے اور جھوٹی عزتوں کے لئے نہیں جیتا بلکہ اور انسان کے دلوں میں روحانی انقلاب برپا کرنے کی فکر میں دن رات گذارتا ہے

وہ سب کچھ بیان کرنے کے لئے جو جامعہ احمدیہ میں ہے ابھی قلم تشنہ ہے لیکن اخبار کی تنگیٔ داماں اسے روکنے پر مجبور کرتی ہے۔ گو جاتے جاتے یہ اتنا ضرور لکھ جائیگی کہ

" آؤ۔ خود دیکھو اور آزماؤ "

حضرت اقدس ...

فرماتے ہیں

" سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا" (الوصیت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُعا کی اہمیت اور تاثیر

(مکرم محمد رفیق عالم صاحب چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر)

دُعا کے لغوی معنے کسی کو پکارنے - کسی کی طرف مائل ہونے اور اس سے استعانت اور مدد طلب کرنے کے ہیں اصطلاح میں دُعا کسی انسان کی اِس عاجزانہ حالت کا نام ہے جس میں وہ اپنی ضروریات اور حاجات کو اپنے رب کے حضور درد بھرے دل کے ساتھ پیش کرتا اور اس کی مدد طلب کرتا ہے۔ دُعا بندہ کی عاجزی انکساری اور فروتنی کے اظہار اور امدادِ خداوندی کے لئے بے قرار و بے چین ہونے کا نام ہے دعا کرنا انسانی فطرت کا خاصہ ہے اور بندے اور خدا کے درمیان تعلق کا اہم اور بڑا ذریعہ ہے - انسان کی تمام زندگی دُعا کی مقتضی ہے۔

کیونکہ قدم قدم پر ہمیں خطرات و حوادث - مشکلات و مصائب اور گوناں گوں مسائل اور پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے چنانچہ ہر وقت اور ہر لمحہ ہمیں خدا تعالیٰ کی مدد و استعانت درکار ہوتی ہے جس کے حصول کا اہم اور مثبت ذریعہ دُعا ہے ایک مومن بندہ کے لئے خدا تعالیٰ کے غیظ و غضب سے بچنے اور اس کی رضا کو حاصل کرنے - ایک با مقصد اور صالح زندگی بسر کرنے اور ہر وقت اور ہر آن خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے اور اس کا شکر ادا کرنے کے لئے دُعا ایک کامیاب و کارگر نسخہ ہے

دُعا ہر قسم کی دینی اور دنیاوی برکات کے حصول کا موجب ہے یہی وجہ ہے کہ اسلام میں ہر کام کو شروع کرنے سے پہلے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

پڑھنے کی تاکید کی گئی ہے جو ایک دُعا ہے

دعا کی اہمیت اس بات سے بھی واضح ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے شروع میں ہی سورۃ فاتحہ جیسی جامع اور مکمل دعا سکھلائی ہے اللہ تعالیٰ نے خود بندہ کو دعا کرنے کا حکم دیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ

اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَھَنَّمَ دَاخِرِیْنَ

ترجمہ: مجھے پکارو میں تمہاری دعا سنوں گا جو لوگ ہماری عبادت کے معاملہ میں تکبر سے کام لیتے ہیں وہ ضرور جہنم میں رسوا ہو کر داخل ہوں گے۔

یہ آیت بتلاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بندہ کو اجازت دی کہ اپنی ضروریات مجھ سے مانگو اور وعدہ کیا کہ میں تمہاری ضروریات پوری کروں گا۔ آیت کے اگلے حصہ سے یہ وضاحت ہوتی ہے کہ دعا نہ کرنا تکبر کی علامت ہے اور متکبر کا ٹھکانہ جہنم ہے اس قرآنی آیت سے دعا کی اہمیت اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے

دعا کی اہمیت اور قبولیت کے بارے میں ایک حدیث بیان ہوئی ہے

"حضرت سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا - اللہ تعالیٰ بڑا حیاء والا بڑا کریم اور سخی ہے جب بندہ اس کے حضور دونوں ہاتھ بلند کرتا ہے تو ان کو خالی اور ناکام واپس کرنے سے شرماتا ہے یعنی صدقِ دل سے مانگی ہوئی دُعا کو وہ رد نہیں کرتا بلکہ قبول فرماتا ہے۔"

دُعا کی اہمیت کے بارے میں حضرت اقدس ..... فرماتے ہیں۔

"یقیناً سمجھو کہ دعا بڑی دولت ہے جو شخص دُعا کو نہیں چھوڑتا اس کے دین اور دنیا پر آفت نہ آئے گی وہ ایک ایسے قلعے میں محفوظ ہے جس کے اردگرد مسلح سپاہی ہر وقت حفاظت کرتے ہیں لیکن جو دعاؤں سے لاپرواہ ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو بے ہتھیار ہے اور اس پر کمزور بھی ہے اور پھر ایسے جنگل میں ہے جو درندوں اور موذی جانوروں سے بھرا ہوا ہے

(ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۱۹۲)

پھر فرمایا "دُعا کی مثال ایک چشمہ شیریں کی طرح ہے جس پر مومن بیٹھا ہوا ہو وہ جب چاہے اس چشمہ سے اپنے آپ کو سیراب کر سکتا ہے جس طرح ایک مچھلی بغیر پانی کے زندہ نہیں رہ سکتی اسی طرح مومن کا پانی دُعا ہے جس کے بغیر وہ زندہ نہیں رہ سکتا"

(ایضاً صفحہ ۵۹)

حضور دعا کو فتح کا ہتھیار قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں

"دعا ہی ایک ہتھیار ہے جس سے مومن ہر کام میں فتح پا سکتا ہے" (ایضاً صفحہ ۵۱)

پھر فرماتے ہیں "ہم نہ تلوار سے جیت سکتے ہیں اور نہ کسی اور قوت سے ہمارا ہتھیار صرف دعا ہے اور دلوں کی پاکیزگی"

(ایضاً صفحہ ۳۸۶)

اپنی جماعت کو دُعا کی تاکید کرتے ہوئے حضرت اقدس ..... فرماتے ہیں۔

"جو شخص دعا میں نہیں لگا رہتا اور انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے" (کشتی نوح صفحہ ۱۷)

دُعا کی توجہ پیدا ہونا اور اس کی توفیق ملنا خدا تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک بہت بڑی نعمت ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے تضرع اور ابتہال اور اعمالِ صالحہ کا ملکہ صرف انسان میں ودیعت کیا ہے جس سے وہ خدا تعالیٰ کا حقیقی قرب حاصل کر سکتا ہے اور اس کے اس فیض کا مورد بن سکتا ہے جو دعا کرنے سے وابستہ ہے اور بغیر دعا کرنے کے کسی طرح حاصل نہیں ہو سکتا یہی وجہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی امتوں کے لئے ہمیشہ دُعا کرتے رہے اور ان کی دعائیں قبولیت کا درجہ بھی حاصل کرتی رہیں۔

بنی اسرائیل جب خدا تعالیٰ کو ناراض کر کے عذاب کے قریب ہوئے تو حضرت موسیٰؑ کی دُعا سے ہی وہ عذاب ٹل گیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا سے ہی طائف کے لوگ خدائی عذاب سے بچے آپؐ کی دعا سے حجاز کا سات سالہ قحط دور ہوا اور اسی طرح رسول خداؐ کی دُعا سے حضرت عمر فاروقؓ اسلام میں داخل ہوئے جو مسلمان ہونے سے قبل آپؐ کے جانی دشمن تھے - جنگ بدر میں ۳۱۳ صحابہ کرامؓ کا ایک ہزار سے زیادہ حملہ آوروں کے مقابلہ میں فتح حاصل کرنا دُعا ہی کا اثر تھا - کفار مکہ کا لشکر جو جنگی سازو سامان سے لیس تھا چند سو نہتے مسلمانوں کے سامنے نہ ٹھہر سکا

دُعا وہ آب ہے جس نے زمانہ جاہلیت کے لاکھوں مُردوں کو زندہ کر دیا تھا اور بے شمار اندھوں کو آنکھیں اور بہروں کو کان اور گونگوں کو گویائی بخشی - دُعا ایک بڑی طاقتور شئے ہے جب انسان ہر طرف سے مایوس ہو جائے تو آخری حربہ دُعا ہے جس سے تمام مشکلات حل ہو جاتی ہیں اور خدا تعالیٰ نے اس میں بڑی قوتیں رکھی ہیں

حضرت اقدس ..... فرماتے ہیں

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گذرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور ذرا سی ایک دفعہ ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا کچھ جانتے ہو وہ کیا تھا وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں

(برکات الدعا صفحہ ۶-۷)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہاتھ سے کام کرنا

(مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید)

دینِ اسلام مساوات کا علم بردار ہے اس میں چھوٹے بڑے طبقات کی کوئی گنجائش نہیں موجودہ صورتِ حال جو اسلامی تعلیم کے سراسر خلاف نظر آتی ہے وہ دراصل ہندوانہ ماحول کا اثر چلا آرہا ہے ہمیں جہاں اور زاویوں سے معاشرہ کی اصلاح کرنا ہے وہاں چھوٹے اور بڑے طبقات کی لعنت کو بھی دور کرنا ہے۔ سرورِ کائنات سید البشر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو ہر لحاظ سے اسوۂ حسنہ ہیں مساوات انسانی کا نمونہ پیش کرنے میں بھی یکتا و بے مثال ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے خلاف وطنِ عزیز کے بعض حصوں میں اس غیر اسلامی امتیاز نے اتنی تکلیف دہ صورت اختیار کی ہوئی ہے کہ اصلاحِ احوال کے لئے بڑے عزم و ہمت کے ساتھ ساتھ ایثار و قربانی کا نمونہ دکھانے کی بھی اشد ضرورت ہے

بڑائی کا معیار تقویٰ ہے

اللہ تعالیٰ کی نظر میں دنیوی مراتب کے لحاظ سے کوئی چھوٹا اور بڑا نہیں۔ اس کے ہاں انسانوں کی امارت اور غربت کی کسوٹی پر نہیں پرکھا جاتا بلکہ اس کے نزدیک

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ۔

کا سنہری اصول ہی قابلِ قبول ہے۔ بڑائی کا اصل معیار تقویٰ یعنی خوفِ خدا ہے۔ ظاہر ہے کہ کوئی تعلیم خواہ کتنی ہی خوبصورت اور مفید ہو مؤثر ثابت نہیں ہو سکتی جب تک اسے اپنے معاشرہ میں دل و جان کے ساتھ قبول نہ کیا جائے جب تک اسے عملی جامہ نہ پہنایا جائے

قیامِ مساوات کا طریق

آج سے چھیالیس سال پہلے ہمارے محبوب امام حضرت مصلح موعود نے اپنی جماعت کو [illegible] اور شبہ و شکر کرنے کی غرض سے عدم مساوات کا بُت توڑنے کیلئے "سادہ زندگی" کی تحریک جاری فرمائی۔

اس کے تحت جماعت کے تمام مرد و زن کو اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت پیدا کرنے کا بھی ارشاد فرمایا۔

آیئے ہم اپنے عزم اور ایمان اور قوتِ عمل کو تیز سے تیز تر کرنے کیلئے وہ قیمتی ارشادات پھر مستحضر کرتے ہیں فرمایا۔

"میں نے محسوس کیا ہے کہ تحریک جدید میں اس بات کا بھی خیال رکھا جائے کہ مساوات کا احساس جماعت میں قائم اور زندہ رہے اور مر نہ جائے اور اس کے لئے سادہ زندگی کی تجویز میں نے کی ہے اور اس کا ایک حصہ ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ہے تاکہ غریب اور امیر کا نمایاں امتیاز مٹ جائے۔"

ہاتھ سے کام کرنے میں روک

ہاتھ سے کام کرنے میں پھر ہمارے معاشرہ کی بعض کمزوریاں حائل ہو جاتی ہیں بدقسمتی سے ہمارے ہاں بعض پیشے ذلیل سمجھے جاتے ہیں۔ افسوس انسانوں نے پیشوں کو ذلت اور عزت کا معیار بنا لیا ہوا ہے حقیقت یہ ہے کہ کوئی پیشہ ذلیل نہیں ہے سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ خواہ کسی بھی ذات پیشہ یا علاقہ سے تعلق رکھتے ہوں۔ تاہم ہمارے معاشرہ میں اس مسئلہ کی [illegible] مخفی نہیں۔ تحریک جدید کے اجراء سے ہمارے محبوب امام حضرت مصلح موعود نے اس نازک مسئلہ کو بھی بڑی خوبی سے حل فرمایا ہے۔ تحریک جدید کے مقاصد مطالبات جن کا مقصد وحید جماعت کو غلبۂ دین حق کے لئے مستعد اور فعال بنانا تھا۔ ان میں ایک مطالبہ معین طور پر ہاتھ سے کام کرنے کے بارے میں رکھا گیا چنانچہ حضور نے فرمایا۔

ہاتھ سے کام کرنا باعث عزت ہے

"سولہواں مطالبہ یہ ہے کہ جماعت کے دوست اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔ میں نے دیکھا ہے اکثر لوگ اپنے ہاتھ سے کام کرنا ذلت سمجھتے ہیں حالانکہ ذلت نہیں عزت کی بات ہے ذلت کے معنی تو یہ ہوئے کہ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ بعض کام ذلت کا موجب ہیں اگر ایسا ہے تو ہمارا کیا حق ہے کہ کسی بھائی سے کہیں کہ وہ فلاں کام کرے جسے ہم کرنا ذلت سمجھتے ہیں ہم میں سے ہر ایک کو اپنے ہاتھ سے کام کرنا چاہیئے"

(خطبہ جمعہ ۳۰ نومبر ۱۹۳۴ء)

حرفِ آخر

تحریک جدید میں سادہ زندگی کا مطالبہ اپنے ہمراہ جو ذیلی مطالبات رکھتا ہے ان میں سے سب سے اہم اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ہے۔ ہمارے لئے جہاں یہ ضروری ہے کہ اپنی زندگیوں کو سادہ بنائیں وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں تحریک جدید جاری کرنے والے عظیم انسان نے بھی اس میدان میں عملی نمونہ قائم کرنے کے لئے اپنے ہاتھ سے کدال چلائی اور مٹی سے بھری ہوئی ٹوکریاں اٹھائیں

اسی طرح ہمارے موجودہ امام عالی مقام نے بھی اپنے ہاتھ سے وقارِ عمل کے قابل قدر نمونے دکھائے۔ محنت اور جفاکشی کی قابلِ رشک مثالیں قائم فرمائیں دورِ حاضر کے یہی تابندہ نمونے ہیں جو جماعت کے پیر و جواں کو ہاتھ سے کام کرنے کے لئے تحریص و ترغیب کا باعث ہوتے ہیں اور اسی وجہ سے جماعت میں "وقارِ عمل" رواج پا گیا ہے۔ مگر ابھی ہمیں بہت کچھ کرنا ہے۔

زندہ اور ترقی کرنے والی جماعتیں کسی بات پر قناعت کر کے بیٹھ نہیں رہتیں ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اس پر پہلے سے بھی زیادہ کاربند رہیں اور اور اس فعال روح کو اپنے وطنِ عزیز کے ہر گوشہ اور ہر طبقہ میں اجاگر کرنے میں شب و روز کوشاں رہیں

وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

الغرض روحانی تبدیلی کے لئے دعا ایک کارگر حربہ ہے اس سے انسان کی تربیت ہوتی ہے اور وہ تاریکی سے نکل کر نور کی طرف آتا ہے اور اپنے رب کا قرب حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

"وہ امر جو ایک بجلی کی چمک کی طرح ایک دفعہ انسان کو تاریکی کے گڑھے سے کھینچ کر روشنی کی کھلی فضا میں لاتا اور خدا کے سامنے کھڑا کر دیتا ہے۔ وہ دعا ہی ہے دعا کے ذریعہ سے ہزاروں بدمعاش صلاحیت پر آجاتے ہیں ہزاروں بگڑے ہوئے درست ہو جاتے ہیں۔"

(ایام صلح صفحہ ۳۰)

اسلام کی نشاۃِ اولیٰ میں جو کچھ ہوا اور جو فتوحات حاصل ہوئیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غارِ حرا کی تنہائیوں میں اور راتوں کو اٹھ اٹھ کر کی جانیوالی اور مکہ کی گلیوں میں چلتے پھرتے کی جانے والی دعاؤں ہی کا نتیجہ ہیں

اسی طرح اس زمانے میں بھی فتحِ اسلام کا ذریعہ دعا اور صرف دعا ہی کو قرار دیا گیا ہے۔ یہ وہی کارگر اور موثر ہتھیار ہے جو شیطانی لشکروں اور مخالف قوتوں پر بھاری ہو کر رہے گا۔ دنیا کے ساز و سامان خواہ کتنے ہی بڑے اور وسیع کیوں نہ ہوں۔ دعاؤں کے مقابلہ میں ہیچ ہیں اور ہوتے رہیں گے۔ دعاؤں ہی کے ذریعہ اسلام پوری دنیا پر غالب آئے گا اور دنیا میں ہر طرف خدا تعالیٰ کی توحید پھیل جائے گی (انشاء اللہ)

پس چاہیئے کہ ہم تدبیر سے کام لینے کے علاوہ دعا بھی کریں اور دعا کو انتہا تک پہنچا دیں تاکہ عرش کا خدا ہم سے راضی ہو۔ اور ہم اپنی آنکھوں سے غلبۂ حق کو دیکھنے والے بنیں

(آمین ثم آمین)

گم شدگی سند پی ٹی سی

۱۸ اپریل کو اقصیٰ روڈ ربوہ پر میری سند (پی ٹی سی) گر گئی ہے اگر کسی کو ملی ہو تو اس پتہ پر بھجوا کر یا اطلاع دیکر ممنون فرمائیں۔

محمد رمضان ولد نور محمد ٹیچر پرائمری سکول ترکھانانوالہ ڈاکخانہ ولہ براستہ لاہیاں تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پکنک مجلس خدام الاحمدیہ پشاور

مجلس خدام الاحمدیہ پشاور نے ۱۰ اپریل کو تربیلا ڈیم جا کر پکنک منائی ۹۵ سے زائد خدام ۲۵ انصار اور ۳۵ اطفال اس پکنک میں شامل ہوئے۔ تربیلا ڈیم کے حکام نے ڈیم کے متعلق معلومات بہم پہنچائیں۔ اس کے بعد تربیلا ڈیم کی مکمل سیر کی گئی۔ بعد میں مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ تربیلا ڈیم کے ہال نماز جمعہ ادا کی گئی۔ بعد میں ایک اجلاس عام منعقد ہوا جس میں مکرم ملک محمد شریف صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ راولپنڈی نے قیام پاکستان میں جماعت احمدیہ کا کردار کے موضوع پر اور مکرم پروفیسر ناصر احمد صاحب نے "اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک قربانی مانگتا ہے" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ دونوں تقریریں نہایت علمی اور پُرجوش اور دلوں پر اثر کرنے والی تھیں۔ آخر میں محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ تربیلا نے خدام سے خطاب فرمایا۔ پھر خاکسار نے تقریر کی اور خدام کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد کُلُوْا جَمِیْعًا کا پروگرام ہوا اور خدام کو چائے پیش کی گئی۔ ۴ بجے سہ پہر تربیلا سے روانگی ہوئی اور ۵۰ میل کے فاصلے پر جہاں دریائے سندھ اور دریائے کابل کا سنگم ہے وہاں پر خیرآباد کی سیرگاہ میں قیام کیا گیا۔ اس جگہ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نمائندہ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب مہتمم تربیت مرکزیہ نے خدام سے خطاب فرمایا۔ بعد میں خدام کو دریا میں نہانے کی اجازت دی گئی۔ کشتی کی سیر بھی کی گئی۔ اور رات آٹھ بجے قافلہ واپس بخیر و عافیت پشاور پہنچ گیا۔ مکرم گلزار احمد صاحب نائب قائد نے اس پکنک کے لئے نمایاں کوشش کی۔

(نعیم احمد خالد قائد مجلس خدام الاحمدیہ پشاور)

سیدنا حضرت امیر ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

الفضل کی باقاعدہ خریداری کی طرف توجہ کرنی چاہیئے

سیدنا حضرت امیر ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

"الفضل کی طرف ہر سال ہی توجہ دلائی جاتی ہے۔ الفضل دراصل ہے تو روزنامہ مگر یہ خبرنامہ نہیں ہے۔ اس میں روزانہ کی عام خبریں نہیں ہوتیں۔ اگر یہ روزانہ کی تمام خبریں دے بھی تو وہ خریداروں تک پہنچتے پہنچتے پرانی ہو جائیں گی۔ ہاں یہ جماعت کی کچھ خبریں دیتا ہے..... احباب کو بہرحال الفضل کی باقاعدہ خریداری کی طرف توجہ کرنی چاہیئے"

(الفضل ۱۴ جنوری ۱۹۷۸ء)

دعائے مغفرت

ہمارے محلہ کے ایک مخلص خادم محمد صادق صاحب پرویز کے والد محترم چوہدری محمد عیسیٰ صاحب بتاریخ ۲۵ مارچ انتہائی قلیل عرصہ بیمار رہنے کے بعد بقضائے الٰہی رحلت فرما گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مکرم چوہدری صاحب نہایت خوش اخلاق، ملنسار، پابند صوم و صلوٰۃ اور دعاگو انسان تھے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اپنی رضا کی جنتوں میں داخل کرے ممبران مجلس خدام الاحمدیہ دارالرحمت وسطی ربوہ چوہدری صاحب مرحوم کے پسماندگان کے دکھ غم میں برابر کے شریک ہیں اور ان سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس عظیم صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور والدین کے نقش قدم پر چلائے اور خود ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(زعیم مجلس خدام الاحمدیہ
دارالرحمت وسطی ربوہ)

دستور اساسی میں تبدیلی

مجالس انصاراللہ نوٹ فرماویں

تمام عہدیداران و ممبران مجالس کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس عاملہ مرکزیہ کی سفارش پر سیدنا حضور اقدس ایدہ اللہ نے دستور اساسی کی دفعہ ۲۳ میں بحوالہ چٹھی نمبر ۲۶۳/۱۰۰-۴-۸۰ تبدیلی منظور فرمالی ہے۔ اب دفعہ ۲۳ ان الفاظ پر مشتمل ہوگی۔

دفعہ ۲۳ "حسب ضرورت ہر قیادت میں ایک (یا ایک سے زائد) نائب قائد مقرر کئے جا سکتے ہیں۔ جو باجازت صدر عاملہ کے اجلاس میں شریک ہو سکیں گے۔ مگر ووٹ نہیں دے سکیں گے۔"

تمام ناظمین اضلاع، زعماء اعلیٰ زعماء مجلس کے دستور اساسی کی متعلقہ دفعہ میں مندرجہ بالا تبدیل شدہ الفاظ دفعہ نوٹ فرمالیں۔

(صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

قرارداد تعزیت

جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کو اپنے معزز مخیر رکن مکرم خواجہ منصور احمد صاحب ٹھیکیدار کی اچانک اور المناک وفات پر جو کہ دوران سفر دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے ہوئی۔ دلی گہرا صدمہ ہوا ہے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم مالی قربانیوں اور جماعتی کاموں میں دل کھول کر حصہ لینے والے بہادر نوجوان تھے دعا ہے کہ مولا کریم ان کی مغفرت فرمائے۔ جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور ان کے بچوں، جملہ بہن بھائیوں اور دیگر پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے اور ان سب کا حافظ و ناصر رہے اور مرحوم کی طرح احمدیت کا فدائی و جاں نثار بنائے رکھے۔ آمین۔

(احقر عبدالرحمٰن صاحب برائے جماعت احمدیہ گوجرانوالہ)

ٹینڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے ان ٹھیکیداروں سے ٹینڈر مطلوب ہیں۔ جنہوں نے سروان کی اندراج، تجدید فیس جمع کرا دی ہے ٹینڈر مورخہ ۳۰/۴/۱۹۸۱ کو بوقت بارہ بجے دوپہر وصول کئے جائیں گے۔

ٹینڈر فارم بعوض مقررہ فیس (ناقابل واپسی) مورخہ ۲۹/۴/۱۹۸۱ تک ہیڈ کلرک سے لئے جا سکتے ہیں۔ دیگر تفصیلات وغیرہ زیر دستخطی کے دفتر سے دوران اوقات ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔ زیر دستخطی بغیر وجہ بتلائے کوئی یا تمام ٹینڈرز مسترد کرنے کا مجاز ہے۔

نمبر شمار	نام کام	زر تخمینہ	زر ضمانت	میعاد
۱-	تعمیر سڑک از منکیرہ تا گوہر والہ۔ میل نمبر ۰/۰ تا ۸/۰ ۸ میل ضلع میانوالی	۳۳،۰۰،۰۰۰/-	۶۶۰۰۰/-	ایک سال
۲-	ایضاً میل نمبر ۸/۰ تا ۱۲/۰ = ۴ میل ضلع میانوالی	۱۷،۰۰،۰۰۰/-	۳۴۰۰۰/-	"
۳-	ایضاً میل نمبر ۱۲/۰ تا ۱۶/۰ = ۴ میل ضلع میانوالی	۱۷،۰۰،۰۰۰/-	۳۴۰۰۰/-	"

دستخط/ ایگزیکٹو انجینئر
ہائی وے ڈویژن میانوالی

GPL-2185

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۶۶۸ :-

میں خورشید بیگم زوجہ محمد شریف صاحب قوم واہلہ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۶۲ء ساکن بستی لالی ضلع وہاڑی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۰-۱۲-۲۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

(۱) حق مہر بذمہ خاوند -/۱۲۰۰ روپے

(۲) حق مہر سونا وزنی ۶ ماشے (بصورت انعام) مالیتی -/۱۲۵ روپے

اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ :- خورشید بیگم زوجہ محمد شریف صاحب واہلہ موضع بستی لال ضلع وہاڑی

گواہ شد :- مبارک احمد قمر مربی سلسلہ وصیت ۱۸۱۰۲

گواہ شد :- شمس الدین سیال مولوی فاضل ناظم انصار اللہ ضلع وہاڑی۔

مسل نمبر ۲۴۶۶۹ :-

میں شیخ ہدایت اللہ ولد شیخ رحمت اللہ صاحب بنگوی قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۴۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دہلی گیٹ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱/۸۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

میں مع برادران حقیقی جو لوہے کا کاروبار کرتے ہیں اس پر پچاس ہزار روپے کا سرمایہ لگا ہوا ہے جس میں میرا سرمایہ صرف پندرہ ہزار روپے ہے۔ مگر میرے بھائی مجھے ۳/۱۰ حصہ منافع دیتے ہیں۔

اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- شیخ ہدایت اللہ ولد شیخ رحمت اللہ بنگوی ۳۶۵ لنڈا بازار آئرن مرچنٹ لاہور۔

گواہ شد :- حیدر علی ظفر مربی سلسلہ وصیت ۱۹۴۷۱

گواہ شد :- پروفیسر اقبال مسجد احمدیہ دہلی گیٹ لاہور

مسل نمبر ۲۴۶۷۰ :-

میں بشریٰ بیگم زوجہ رشید احمد صاحب محلہ دارالصدر شرقی کوارٹر ۴۰ ربوہ قوم بھنگو جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۱-۱-۶ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱- حق مہر -/۲۲۰۰ روپے

۲- سلائی مشین مالیتی -/۳۰۰ روپے

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ :- بشریٰ بیگم اہلیہ رشید احمد صاحب محلہ دارالصدر شرقی ربوہ۔

گواہ شد :- رشید احمد ولد نور حسین مرحوم خاوند موصیہ۔

گواہ شد :- چوہدری ناصر احمد ولد چراغ دین صاحب کوارٹر صدر انجمن احمدیہ۔

اعلان نکاح

الحمد للہ کہ میرے فرزند اصغر عزیزم محمد عارف رشید سلمہ کا نکاح عزیزہ عائشہ بشریٰ دختر برادر مکرم مصباح الدین صاحب صدیقی ساکن لطیف آباد حیدر آباد کے ساتھ مبلغ پچیس ہزار ۲۵۰۰۰/- روپیہ حق مہر پر برادرم مکرم بشیر الدین صاحب صدیقی نے ۳ اپریل ۱۹۸۱ء کو بعد نماز جمعہ بیت الظفر لطیف آباد (حیدر آباد) میں پڑھایا۔

احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں مؤدبانہ درخواست ہے کہ وہ اس رشتہ کی کامیابی اور زوجین و خاندانوں کے لئے بابرکت ہونے کی دعا فرمائیں

(سید محمد میاں سلیم شاہجہانپوری صدر جماعت احمدیہ نوتک)

درخواست دعا

۱- مکرمہ بیگم صاحبہ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب صدر لجنہ اماء اللہ دارالصدر شرقی نے چند بہنوں کی طرف سے یکصد روپیہ برائے تعمیر مساجد بھجواتے ہوئے ان کے لئے دعا کی متمنی ہیں۔

۱- محترمہ محمودہ سعدی صاحبہ ۲- محترمہ فضیلت انیس صاحبہ

۳- " نسیم مظفر صاحبہ ۴- " حسین بی بی صاحبہ

۵- عزیزان راحت و مبشر بچگان محترم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب۔

قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ کی امان میں رہیں اور ان کی نیک تمنائیں پوری ہوں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

۲- میری بھانجی عزیزہ بشریٰ اہلیہ مسٹر حمید احمد صاحب ابوظہبی میں بیمار ہے۔ احباب کی خدمت میں عرض گزار ہوں کہ عزیزہ کی کامل و عاجل صحت اور سلامتی کیلئے خاص طور پر دعا فرمادیں۔

(حاجی مرزا اللہ دتہ ماڈرن موٹرز کراچی ۱)

بچوں کی مٹی کھانے کی عادت
کو دور کرنے والی خوش ذائقہ ٹیبلٹس بے بی ٹانک
(BABY TONIC) کا نرخ فی شیشی -/۶ روپے ہے
لٹریچر مفت حاصل کریں
کیو۔ ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان
لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس گولبازار۔ ربوہ فون نمبر ۶۰۷/۶۰۶

دیگوں کے لئے عطایا ادا کرنیوالے احباب

اور

درخواست دعا

مندرجہ ذیل احباب اور بہنوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی جاری فرمودہ بابرکت اور یادگار تحریک برائے ضرورت دیگیں میں شمولیت فرماتے ہوئے اپنے عطایا ادا فرما دیئے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

اللہ تعالیٰ ان سب کی یہ قربانی اپنے فضل سے قبول فرمائے۔ ان کو حسنات دارین سے نوازے۔ اور ان کے اموال اور اخلاص میں برکت بخشے۔ آمین

دعا کی غرض سے ان کی چوتھی فہرست شائع کروائی جا رہی ہے۔ احباب جماعت سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ناظر ضیافت)

۶۵۔ مکرم رانا محمد خان صاحب ایڈووکیٹ بہاولنگر } بہاولنگر — ایک دیگ
منجانب والد مرحوم رانا احمد خان صاحب

۶۶۔ مکرم سردار بشیر احمد صاحب دارالصدر شمالی } ربوہ — "
منجانب سردار لطیف احمد صاحب مرحوم

۶۷۔ مکرم مبارک احمد صاحب بھٹی فیکٹری ایریا ربوہ — "

۶۸۔ مکرم خواجہ سرفراز احمد صاحب ماڈل ٹاؤن سیالکوٹ شہر — "

۶۹۔ میسرز محمود ٹیلیویژن ۲۱ ہال روڈ لاہور — "

۷۰۔ مکرم عثمان حیدر صاحب گلشن روڈ لاہور۔ خود۔ اہلیہ والدین — "

۷۱۔ مکرم رانا عبدالستار صاحب ٹاؤن شپ سکیم لاہور — "

۷۲۔ مکرمہ عشرت منیر صاحبہ منجانب عبدالمنان صاحب مرحوم سمن آباد لاہور — ایک دیگ

۷۳۔ مکرمہ بیگم صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب علقہ جنوبی چھاؤنی لاہور — "

۷۴۔ مکرم چوہدری عبدالرحیم صاحب مصری شاہ لاہور — "

۷۵۔ مکرم چوہدری ادریس نصر اللہ خان صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور — "

(باقی)

مجلس مشاورت ۔ بقیہ صفحہ اوّل

کو بھجوائے گی۔ مجلس کارپرداز جس وصیت کو شرائط وصیت کے خلاف پائے اسے منسوخ کر سکتی ہے۔ نائب صدر صاحبہ موصیات ایسی رپورٹ برائے ضروری کارروائی مذکورہ کمیٹی کو کریں گی۔"

رپورٹ مجلس کارپرداز کو بھجوائیں گے

مجلس کارپرداز بعد تحقیق جس وصیت کو شرائط وصیت کے خلاف پائے اسے منسوخ کر سکتی ہے۔ نائب صدر صاحبہ موصیات ایسی رپورٹ برائے ضروری کارروائی امیر یا صدر کو کریں گی۔

سب کمیٹی نے کثرت رائے کے ساتھ مذکورہ ترمیم شدہ قاعدہ کی۔ بجائے موجودہ منظور شدہ قاعدہ ۴۲۵ میں چند الفاظ کی ایزادی کی سفارش کی۔ اب قاعدہ ۴۲۵ کے الفاظ یہ ہوں گے۔

"ہر جماعت میں امیر صاحب / صدر صاحب اور صدر موصیاں اس امر کی نگرانی اور رپورٹ کریں گے کہ تمام موصیان شرائط وصیت کو پورا کر رہے ہیں۔ بصورت دیگر ایسے موصی کے متعلق اپنی بصیرت رائے

(خط کشیدہ الفاظ موجودہ قاعدہ ۴۲۵ میں زائد کئے گئے ہیں)

محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر کے ارشاد کے مطابق مندرجہ ذیل احباب نے اس تجویز کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

۱۔ پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے صدر مجلس کارپرداز
۲۔ عبدالغفار صاحب ڈار راولپنڈی
۳۔ چوہدری غلام دستگیر صاحب فیصل آباد
۴۔ چوہدری محمد اسحاق صاحب لاہور
۵۔ مرزا عبدالحق صاحب سرگودھا
۶۔ اکرام اللہ صاحب ملتان
۷۔ مجیب الرحمٰن صاحب راولپنڈی
۸۔ صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب نمائندہ لجنہ
۹۔ چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب لاہور

اس کے بعد محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر نے فرمایا جو تجویز سب کمیٹی نے کی ہے اور نمائندگان شوریٰ کی تقاریر کے بعد صدر سب کمیٹی نے جس میں مناسب ترمیم کر لی ہے۔ اور سیکرٹری صاحب سب کمیٹی بھی اس سے متفق ہیں۔ جو دوست اس کے حق میں ہوں وہ کھڑے ہو جائیں۔

آپ کے اس ارشاد پر تمام نمائندگان شوریٰ نے کھڑے ہو کر سب کمیٹی کی سفارش کے حق میں اپنی رائے کا اظہار فرمایا۔ (باقی) (سلطان احمد پیر کوٹی)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فرش میڈیسن کمپنی کی مسلسل محنت کے چند سال

بہترین کارکردگی و خدمت کی شاندار مثال

روپیہ کو ہمیشہ گردش میں رکھنا چاہیئے۔

آپ اپنے سرمایہ کو گردش میں رکھئے اور اس میں کمی نہ آنے دیں۔

فرش میڈیسن کمپنی آپ کے لئے سرمایہ کاری کی نئی راہیں کھولتی ہے۔ ہماری منفعت بخش ادویات کی لائنوں میں سرمایہ کاری کیجئے۔ اور سال میں دو دفعہ پُرکشش منافع حاصل کریں۔ اس میں نقصان کا قطعی احتمال نہیں ہے۔ اس طرح آپ کے اس ادارہ میں مزید وسعت ہوگی اور آپ بے شمار دکھی لوگوں کی دعاؤں کے بھی حصہ دار بنیں گے۔ بہتر کام میں بہتر سرمایہ کاری کیجئے۔

ہم انشاء اللہ تعالیٰ پوری کوشش اور انتھک جدوجہد اور بہترین سوچ کے ساتھ آپ کے سرمایہ کو بڑھائیں گے۔ اور صمیم قلب کے ساتھ منافع منصفانہ طور پر تقسیم کریں گے۔ آپ کا اپنا ادارہ جس میں آپ کا شاندار تعاون ہماری کوشش شامل ہے دن بدن ترقی کی طرف گامزن ہے۔

سٹاکسٹ — فائبرز ویلیو ٹریڈرز — وائیتھ بروز — ویلکم کمپنی

فرش میڈیسن کمپنی — تھوک انگریزی ادویات فروش

دکان نمبر ۹ بلاک نمبر ۹ نزد سٹی بس اسٹاپ سرگودھا

پروپرائٹر۔ ایم اشرف چوہدری سرگودھا

۱۔ نظام کاجل — نظر اور آنکھوں کی خوبصورتی کے لئے
۲۔ نظام چونڈی — دمت روکنے کے لئے
۳۔ نظام چورن — درد اور پیٹ کی خرابی کے لئے
۴۔ نظام منجن — دانتوں کی مضبوطی کے لئے
۵۔ نظام کریم — چہرے کی خوبصورتی کیلئے

دواخانہ حکیم نظام جان پوسٹ بکس نمبر ۲۲۲
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷

مکان برائے فروخت

جلسہ گاہ۔ مسجد اقصیٰ کے بالکل نزدیک دس مرلہ رقبہ میں ڈبل سٹوری مکان جس میں بجلی، پانی اور سوئی گیس کی سہولت موجود ہے۔ ضرورت مند احباب سے گفتگو درکار ہے۔

شریف ڈینٹل کلینک
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ